بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم اتوار — قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۱۰ محرم ۱۳۹۰ھ ۔ ۷ امان ۱۳۵۰ ہش ۔ ۷ مارچ ۱۹۷۱ء | نمبر ۵۵

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"کل دوپہر کے قریب ضعف کی تکلیف ہوگئی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۵ امان (بوقت شام) آج دوپہر کے قریب حضور ایدہ اللہ کو ضعف کی تکلیف ہوگئی۔ اِس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس نُصرت جہاں کے لیپ فارورڈ پروگرام کے تحت

گھانا میں ایک اَور ہسپتال کا قیام اور وہاں کے روایتی طریق کے مطابق اُس کا پُرشکوہ افتتاح

افتتاحی تقریب میں سٹیٹس کے پیراماؤنٹ چیفس ممبران پارلیمنٹ اعلیٰ حکام اور دیگر کثیر التعداد معززین کی شرکت

جماعتِ احمدیہ کی رفاہی سرگرمیوں اور گرانقدر خدمات پر دلی مُسرّت کا اظہار اور شاندار الفاظ میں خراج تحسین

کماسی (بذریعہ کیبل گرام) الحمدللہ ثم الحمدللہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جاری فرمودہ نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کے تحت گھانا میں دوسرے ہسپتال کا قیام بھی عمل میں آگیا ہے اور اس نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ یہ ہسپتال کماسی شہر سے چوبیس میل کے فاصلہ پر "اسکورے" مقام پر ایک شاندار عمارت میں کھولا گیا ہے۔ اور بیس بستروں پر مشتمل ہے۔ پچھلے دنوں ہسپتال کی افتتاحی تقریب وہاں کے روایتی طریق کے مطابق بہت پُرشکوہ طریق پر عمل میں آئی جس میں سٹیٹس کے پیراماؤنٹ چیفس پورے خدم و حشم اور شاہانہ ٹھاٹھ کے ساتھ شریک ہوئے علاوہ ازیں چار ہزار افراد نے جن میں پارلیمنٹ کے ممبران اعلیٰ حکام اور دیگر معززین بھی شامل تھے اس میں شریک ہو کر ہسپتال کے قیام پر دلی مسرت کا اظہار کیا اور سٹیٹ کے پیراماؤنٹ چیف نے جماعت احمدیہ کی رفاہی سرگرمیوں اور ملکی ترقی و خوشحالی کی ضامن گرانقدر خدمات پر بہت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

مبلغ گھانا مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب اپنے کیبل گرام میں جو ۶ امان کو یہاں موصول ہوا ہے ہسپتال کے پُرشکوہ افتتاح کا ذکر کرتے ہوئے مطلع فرماتے ہیں کہ:-

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے "نصرت جہاں لیپ فارورڈ (آگے بڑھو) پروگرام" کے تحت گھانا میں دوسرا ہسپتال بھی کھل گیا ہے۔ یہ ہسپتال کماسی شہر سے چوبیس میل کے فاصلہ پر "اسکورے" نامی مقام پر ایک خوشنما اور شاندار عمارت میں کھولا گیا ہے جس کی مالیت تیس ہزار نئے سیڈیز ہے اس میں انڈور مریضوں کے لئے بیس بستروں کا انتظام ہے۔

ہسپتال کے افتتاح کے سلسلہ میں یہاں کے روایتی طریق کے مطابق ایک پُرشکوہ دربار کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس میں شرکت کے لئے سٹیٹس کے پیراماؤنٹ چیفس زرق برق لباسوں میں ملبوس سروں پر سنہری تاج مزین کئے خدم و حشم اور خوبصورت روایتی چھاتوں کے ساتھ اس حال میں تشریف لائے کہ نوبت بج رہی تھی اور ڈھول پیٹے جا رہے تھے۔ چار ہزار سے زائد افراد جن میں ممبران پارلیمنٹ، اعلیٰ حکام اور دیگر معززین بھاری تعداد میں شامل تھے۔ اس افتتاحی تقریب میں شریک ہوئے۔

اس موقع پر سٹیٹ کے پیراماؤنٹ چیف نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی رفاہی سرگرمیوں، تعمیر و ترقی اور خوشحالی کی ضامن گرانقدر خدمات کو بہت سراہا اور شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔

جماعتہائے احمدیہ گھانا کے امیر اور مبلغ انچارج مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے بھی اس موقع پر حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے کہا جماعت احمدیہ کی رفاہی سرگرمیوں کا ایک اہم حصہ سکولوں اور ہسپتالوں کا قیام ہے۔ جہاں جماعت گھانا میں متعدد سکول کامیابی سے چلا رہی ہے وہاں اس نے اب ہسپتال کھولنے کا سلسلہ بھی شروع کیا ہے چنانچہ ملک میں جماعت کی طرف سے قائم کیا جانے والا یہ دوسرا ہسپتال ہے جس کے افتتاح کے لئے آج ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا یورپ کو طب کا علم سکھانے والے مسلمان ہی تھے۔ اہل یورپ نے علم طب مسلمانوں سے اس وقت سیکھا اور حاصل کیا جب مسلمان اسپین میں حکمران تھے اور وہاں اسلام غالب تھا۔ احمدیت نے مسلمانوں کے اس گمشدہ ورثہ کو بحال کرنے کا تہیہ کیا ہے اور انشاء اللہ وہ اس میں کامیاب ہوگی۔

ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر صاحب نے اپنی تقریر میں سٹیٹ کو یقین دلایا کہ وہ بہتر سے بہتر طریق پر عوام کی خدمت کرنے کی مقدور بھر کوشش کریں گے۔

آخر میں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے باقاعدہ فیتہ کاٹ کر ہسپتال کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد مہمانوں کو ہسپتال اور اس میں علاج معالجے کے (باقی صٰ ۳ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف سے تو آرام ہے لیکن ضعف کی تکلیف ہو جاتی ہے احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی شفائے کامل اور درازی عمر کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۷ امان۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبۂ جمعہ میں آپ نے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ کی اہمیت پر تفصیل پر روشنی ڈالی آپ نے واضح فرمایا کہ شریعت کا خلاصہ دو باتیں ہی ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری اطاعت کی جائے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی کُل مخلوق کے ساتھ شفقت کا سلوک روا رکھا جائے تعظیم لامر اللہ کے لئے حقیقی توحید پر قائم ہونا ضروری ہے یعنی یہ کہ دل ماسوا اللہ کے خیالات سے یکسر خالی ہو جائے اس کا سر تا سر اللہ تعالیٰ کی محبت اس کی عظمت اور اس کی خشیت سے معمور ہونا ضروری ہے اسی طرح شفقت علی خلق اللہ کا فریضہ ادا نہیں ہو سکتا جب تک انسان اللہ تعالیٰ کی صفت رب العالمین کا مظہر نہ بنے۔ آپ نے فرمایا انسانوں کے دلوں پر فتح پانے اور انہیں جیتنے کے لئے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ پر پورے تعہد کے ساتھ عمل پیرا ہونا ضروری ہے آپ نے اس کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پُر معارف تحریرات پیش کر کے احباب کو ان اوصاف سے اپنے آپ کو متصف کرنے کی تلقین فرمائی۔

میرے بھائی عزیزم مرزا عطاء الرحمٰن ولد محترم مرزا برکت علی صاحب بعارضہ بلڈ پریشر انگلستان میں تشویشناک حالت میں ہیں جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا کریں (مرزا بشیر احمد آف لنگروال سیالکوٹ)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ رامان ۱۳۵۰ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا اور اسباب

۳۱۳ صحابہ کرام کا لشکر بدر کے میدان میں پہنچ گیا۔ لشکر کی حالت یہ ہے کہ کسی کے پاس تلوار ہے تو ڈھال نہیں نیزہ تو گھوڑا نہیں۔ گھوڑا ہے تو رکاب نہیں۔ الغرض یہ بے سرو سامانوں کا مختصر سا لشکر ایک ہزار سے زیادہ مسلح حملہ آوروں کے ساتھ نبرد آزمائی کے لئے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کمان میں دفاع کے لئے مدینہ سے نکل کر اسلام کے لئے جانیں قربان کرنے کے لئے آیا ہے۔ چھوٹا بڑا جو بھی آیا ہے اس عزم کے ساتھ آیا ہے کہ اپنے آقا کے آگے بھی پیچھے بھی دائیں بھی بائیں بھی لڑینگے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ جاؤ اور تمہارا خدا لڑے ہم تو یہیں بیٹھے رہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے فدائیوں سے مشورہ کرکے ہر ایسی تدابیر جو کامیابی کے لئے انسان اختیار میں اختیار کرتے ہیں اور حتی الوسع ہر پہلو سے سوچ بچار کرکے دشمنان حق سے بھڑ جانے کے لئے تیار ہیں۔ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا مگر اس کے باوجود آپ جانتے ہیں کہ آپ کی کامیابی اس سازوسامان اور انسانی انتہائی تدابیر پہ منحصر نہیں ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ جب تک اللہ تعالےٰ کی سکھائی ہوئی تدبیر یعنی ایاک نعبد کے ساتھ ایاک نستعین شامل نہ ہوگی فتحیابی نہیں ہو سکتی حالانکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو مدتوں پہلے اس جنگ میں کامیابی کی خوشخبری بھی دی جا چکی تھی مگر آپ سجدے میں گر جاتے ہیں وہ اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اگر آج مسلمان کفر سے شکست کھا گئے اور مٹ گئے تو دنیا میں تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا۔

یہ دعا آپ نے اس تضرع اور گریہ وزاری اور اضطراب سے کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کے لئے آسمان سے اپنے فرشتے بھیجے۔ بعض روایتوں کے مطابق تو بعض صحابہ کرامؓ نے فرشتوں کو لڑتے ہوئے ان مادی آنکھوں سے بھی دیکھا تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آسمان سے فرشتے اترے اور انہوں نے مادی عناصر کو الٰہی رضا کے مطابق اس طرح حرکت دی کہ دشمن کے چھکے چھوٹ گئے اور نہ صرف ابوجہل جیسا دشمن اسلام اور دوسرے بڑے بڑے کفار قتل ہوگئے بلکہ نہتے مسلمانوں کے حملے کی تاب نہ لاکر اور مادی عناصر کے ہلّوں سے ایسے بدحواس ہو کر بھاگے کہ کوئی سدھ بدھ نہ رہی اور کھانے پکانے کا سامان اور سلگتے ہوئے چولھے بھی چھوڑ گئے

اس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلعم نے جہاں تک تدبیر کا تعلق ہے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور دعا کا ہتھیار بھی پوری قوت کے ساتھ استعمال کیا۔ اس سے جہاں ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ تدبیر اور دعا ہی سے مسلمان کی کامیابی وابستہ ہے وہاں یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا نام دنیا میں زندہ رکھنے کے لئے اب صرف مسلمان ہی ہو سکتا ہے۔ باقی ادیان کے پیرو اپنی اس طاقت سے محروم ہو چکے ہیں ورنہ آنحضرت صلعم ان الفاظ میں دعا نہ کرتے جس رنگ میں انہوں نے کی اس سے واضح ہے کہ اسلام ہی قیامت تک زندہ رہنے والا دین ہے اور کوئی قدیم یا جدید دین اس کام اس کے مد مقابل کھڑا نہیں ہو سکتا خواہ عیسائیت ہو یا یہودیت خواہ آریہ مت ہو یا کوئی اور مت اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین كله۔

یعنی یہ خدا تعالےٰ ہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا وہ اس دین حق کو تمام دینوں پہ غالب کر دے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تدبیر اور دعا کو مسلمانوں کی کامیابی کے لئے لازم قرار دیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔

"یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے جب تک رتبی دعا نہ کرے کہ مرجاوے تب تک سچا تقویٰ حاصل نہیں ہوتا اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہیئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ کیسے طلب کرنا چاہیئے۔ تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے۔ جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ یا اس کھڑکی کو بند کرے یا بدبو والی شے کو اٹھا کر دور پھینک دے۔

پس اگر کوئی تقویٰ چاہتا ہے تو اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بے کار چھوڑتا ہے۔ ہر ایک عطاء الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اس کا نام تدبیر ہے۔ جو ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ ان جو نری تدبیر پہ بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے۔ اور اسی بلا میں مبتلا ہے جس میں یورپ ہے۔ تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہیئے تدبیر کرکے سوچے اور غور کرے کہ میں کیا شئے ہوں۔

فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے۔ ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی۔ جب تک آنسو نہ بہیں۔ سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے۔ جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا ہر روز دیکھنا چاہیئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۶۹، ۲۷۰)

وہ شانِ جلالی یہ شانِ جمالی

وہی میرا آقا وہی میرا والی — مرے تن میں جس نے نئی جان ڈالی
بسائی ہے جس نے مرے دل میں خوشبو — وہی ہے مرے گلستانوں کا مالی
نہ وہ بھولتا ہے نہ میں مانگتا ہوں — وہ ایسا سخی ہے میں ایسا سوالی
مسیحا نے ہم کو یہی ہے سکھایا — تم ان کو دعا دو جو دیتے ہیں گالی
فضا تیرہ و تاریک کی جگمگائی — جلا پھر چراغ اذانِ بلالی
چلے قادیاں سے جو سادھو خدا کے — کنارے چناب آ کے دھونی رما لی

محمد کی تنویر دونوں ہیں شانیں
وہ شانِ جلالی یہ شانِ جمالی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

اسلام کی صداقت کا ایک خاص نشان

(مکرم نصیر احمد صاحب از ناظم آباد کراچی)

مارچ کا مہینہ جماعت احمدیہ کے لئے کئی لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ علاوہ اور واقعات کے اس مہینہ کی ۶ تاریخ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی۔ اسلام کی صداقت اور آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ نبی ہونے کے ثبوت میں الٰہی ہیبت کے ساتھ پوری ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو پیشگوئی پنڈت لیکھرام کے متعلق فرمائی تھی۔ اس کا خلاصہ یہ تھا۔

(۱) پنڈت لیکھرام اپنی گستاخیوں اور شوخیوں کی وجہ سے جو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کیں ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہوگا۔ جو مہلک ہوگا۔

(۲) یہ عبرتناک واقعہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کے بعد چھ برس کے عرصہ کے اندر وقوع میں آئے گا۔

(۳) اس کو یہ سزا عید کے دن کے قریب ملے گی۔

(۴) وہ تلوار کا نشانہ بن کر اپنے دردناک انجام کو پہنچے گا۔

(۵) اس واقعہ ہلاکت کو چھ کے عدد سے خاص نسبت ہوگی۔

(۶) لیکھرام کے ساتھ گوسالہ سامری کا سا سلوک ہوگا۔

(۷) اس نشان سے دنیا پر یہ ظاہر ہو جائے گا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے۔ وفادار اور غیور خادم ہیں۔ اور واقعی اس زمانہ میں اسلام کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے اور باقی مذاہب کو مغلوب کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اس پیشگوئی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ پیشگوئی ایک بڑے مقصد کے ظاہر کرنے کے لئے کی گئی تھی یعنی اس بات کے ثبوت دینے کے لئے کہ آریہ مذہب بالکل باطل اور وید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ نبی اور اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا مذہب ہے اور یہی بار بار لکھا گیا تھا۔ اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے دعائیں کی گئیں تھیں۔ پر اس پیشگوئی کو نری پیشگوئی خیال نہ کیا جائے۔ بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک آسمانی فیصلہ ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۱۲)

پنڈت لیکھرام کا مختصر تعارف

پنڈت لیکھرام کے اجداد کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے رہنے والے تھے۔ اس کے پردادا مہتہ پردھان نے اپنے اس آبائی مقام کو چھوڑ کر سید پور تحصیل چکوال ضلع جہلم میں اپنے سسرال کے ہاں بود و باش اختیار کر لی تھی۔ پنڈت لیکھرام کی پیدائش اپنے ننہال موضع سید پور مذکور میں ۸ چیت ۱۹۱۵ بکرمی مطابق ۱۸۵۸ء میں ہوئی۔ اس کے باپ کا نام تارا سنگھ تھا۔ لیکھرام۔ طوطا رام اور مالک رام یہ تین بھائی تھے: پنڈت لیکھرام بچپن ہی سے شوخ اور آزاد طبیعت تھا۔

اپنے استادوں کو تنگ کیا کرتا تھا۔ اس نے اپنے چچا گنڈا رام کی سرپرستی میں پرورش پائی۔ چند سال کی تعلیم کے بعد ۱۸-۱۷ سال کی عمر میں ۱۸۷۲ء کے قریب پنڈت لیکھرام پولیس میں بھرتی ہو کر پشاور کے علاقہ میں جہاں اس کے چچا تھے۔ قریباً سات سال ملازمت میں رہا جس میں متعدد مرتبہ معطل ہوا اور درجہ سے نیچے گرایا گیا۔ کیونکہ اس کی طبیعت شروع ہی سے حد درجہ آزاد تھی ——— افسران سے اس کی نہیں بنتی تھی۔ بالآخر نومبر ۱۸۸۴ء میں ملازمت چھوڑ کر پشاور سے لاہور آریہ سماج میں پہنچ گیا۔ اور آریہ سماج کا اپدیشک بن گیا۔ اس دوران میں جب وہ فیروز پور آریہ گزٹ ہفتہ وار اخبار میں ایڈیٹر کے طور پر کام کرتا تھا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ (تلخیص از جیون چرتر دیباچہ کلیات آریہ مسافر)

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے اظہار کے لئے براہین احمدیہ تصنیف فرمائی۔

تو لیکھرام نے اس کے مقابلہ میں تکذیب براہین احمدیہ لکھی مگر اس نے نہ تو ویدوں میں سے آریہ سماج کے اصولوں کو نکال کر دکھلایا اور نہ ہی وید کے دلائل سے اپنے مذہب کی صداقت ثابت کی۔ البتہ بے باکی۔ دریدہ دہنی اور شوخی سے اسلام اور بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا۔ آریوں نے اس بات کو سرمایہ فضیلت سمجھ لیا۔ اسی بنا پر لیکھرام کو ایک فاضل انسان قرار دے دیا گیا۔ سرور کائنات آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور تحقیر کرنا اس نے اپنا شیوہ بنا لیا تھا۔ اور آپ کی شان مقدس کے خلاف۔ ناگفتنی باتیں منسوب کرتا رہتا تھا حضرت اقدس نے جن کی بعثت کا مقصد ہی اسلام کی حقانیت کو آشکارا کرنا اور اپنے آقا سیدنا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ظاہر کرنا تھا۔ اس کو دشنام دہی سے بہت روکا اور سمجھایا کہ خدا کے پاک نبی پر حملہ کرنا اچھا نہیں۔ مگر اس کے طرز عمل میں بجائے کچھ کمی ہونے کے اضافہ ہی اضافہ ہوتا گیا۔ شوخی اور گستاخی بڑھتی چلی گئی۔

پنڈت لیکھرام کا دعویٰ

پنڈت لیکھرام آریہ سماج کی طرف سے حضرت اقدس کے مقابل پر اس دعوے کے ساتھ آیا۔

کہ نعوذ باللہ قرآن شریف الہامی کتاب نہیں۔ بلکہ وہ محض قصہ جات اور فضولیات سے لبریز ہے۔ اسلام سچائی سے خالی ہے۔ اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ استغفار اور سچے نبی نہ تھے۔ اور آپ کی زندگی پاک نہ تھی۔ اور یہ کہ الہامی کتاب وہی ہوسکتی ہے۔ جو ابتداء میں دی گئی ہو۔ سو وہ صرف وید ہیں۔ جو ساری سچائیوں اور ہدایت کا سر چشمہ ہیں۔ وید کے رشی پوتر تھے اور ان کے بعد کوئی سچا نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ اور ویدک دھرم ہی سچا مذہب ہے۔ اور اب نجات پانے کا واحد ذریعہ ویدک دھرم کا قبول کرنا ہے۔

پنڈت لیکھرام نے پرمیشور کے حضور سچے فیصلہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف جو دعائے مباہلہ کی۔ اس میں بھی اسلام دشمنی کا اظہار کرتے ہوئے ملتا ہے کہ وید ہی سب سے کامل اور مقدس گیان کی پستک ہیں۔ آریہ ورت سے باہر...... تمام مذہبی ہدایتوں کو بناوٹی اور جعلی ...... تحریریں خیال کرتا ہوں۔ لیکن میرا دوسرا فریق مرزا غلام احمد ہے۔ وہ قرآن کو خدا کا کلام جانتا ہے۔ اور اس کی سب تعلیموں کو صحیح اور درست سمجھتا ہے جس طرح میں قرآن وغیرہ کو پڑھ کر غلط سمجھتا ہوں۔ ویسے وہ بغیر پڑھے یا دیکھے ویدوں کو غلط سمجھتا ہے۔ اے پرمیشور ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر۔ کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۷۴ بحوالہ خطبہ احمدیہ)

نومبر ۱۸۸۵ء میں یہ شخص قادیان آیا۔ قیام قادیان کے زمانہ میں لیکھرام ایک مرتبہ حضرت اقدس کے پاس ملنے اور بالمواجہ گفتگو کرنے کے لئے آیا۔ البتہ قادیان کے آریوں کے پاس رہ کر کاغذی گھوڑے دوڑاتا رہا۔ اور حضرت اقدس سے مباحثہ کے لئے خط و کتابت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مگر معقول شرائط طے نہ ہوسکیں بہرحال حضرت اقدس کی طرف سے اس پر ہر طرح سے حجت تمام کر دی گئی۔

آخر کار اس نے حضور کی خدمت ایک خط لکھا کہ:۔

اچھا آسمانی نشان تو دکھا دیں۔ اگر بحث نہیں کرنا چاہتے۔ تو رب العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی آسمانی نشان تو مانگیں تا فیصلہ ہو۔

(استفتاء صفحہ ۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس خط کے جواب میں حضرت اقدس نے پنڈت لیکھرام کو لکھا۔

"پنڈت صاحب۔ آپ کا خط میں نے پڑھا۔ آپ یقین سمجھیں کہ ہمیں نہ بحث سے انکار ہے اور نہ نشان دکھانے سے۔ آپ سیدھی نیت سے طلب حق نہیں کرتے۔ آپ کی زبان بدزبانی سے رُکتی نہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ اگر بحث کرنا نہیں چاہتے تو رب العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی آسمانی نشان مانگیں۔ یہ کس قدر ہنسی اور ٹھٹھے کے کلمے ہیں۔ گویا آپ اس خدا پر ایمان نہیں لاتے۔ جو بے باکوں کو تنبیہہ کر سکتا ہے۔ اور نشان خدا کے پاس ہیں۔ وہ قادر ہے۔ جو آپ کو دکھلائے۔" (استغناء ۸-۹)

لیکھرام بجائے ڈرنے کے مقابلہ کے لئے میدان میں اتر آیا۔ ایک اشتہار دے دیا جس میں یہ لکھا۔

"آپ میں یہ قدرت ہرگز نہیں۔ کہ کسی کے بارے میں صریح خبر بقید تاریخ و وقت لکھ سکیں۔"

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۴)

لیکھرام کی پیشگوئیاں

پنڈت لیکھرام نے حضرت اقدس کے خلاف چند ایک پیشگوئیاں بھی شائع کر دیں۔ جن کا خلاصہ یہ تھا۔

(۱) کہ یہ شخص (یعنی مرزا صاحب) تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائے گا۔ کیونکہ نعوذ باللہ کذاب ہے۔

("تکذیب براہین احمدیہ صفحہ ۳۱۱)

(۲) آپ کی ذریّت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۵)

(۳) خدا کہتا ہے۔ کہ چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہے گا۔ پھر معدوم محض ہو جائے گا۔

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ آپ کے گھر میں ۹ سال میعاد کے اندر ایک عظیم الشان لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت لیکھرام نے لکھا۔

(۴) کہ نہ صرف یہ کہ وہ میعاد مقررہ ۹ سال کے اندر پیدا نہ ہوگا۔ بلکہ ابد تک آپ کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۹)

(۵) ہمارا الہام یہ کہتا ہے۔ کہ لڑکا کیا تین سال کے اندر اندر آپ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور آپ کی ذریت سے کوئی باقی نہ رہے گا۔

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۰۱)

لیکھرام نے شوخی اور دلیری سے ایک کارڈ حضرت اقدس کی طرف بھیجا جس میں لکھا۔

کہ میں آپ کی پیشگوئیوں کو واہیات سمجھتا ہوں۔ میرے حق میں جو چاہو۔ شائع کر دو — میں کچھ خوف نہیں کھاتا۔

(استغناء ۱۰-۹)

میں اجازت دیتا ہوں کہ میری موت کی نسبت پیشگوئی کی جائے۔ مگر میعاد مقرر ہونی چاہیئے

(سراج منیر صفحہ ۱۱)

حضرت اقدس نے اس کارڈ کے موصول ہونے پر بہت توقف کیا۔ اور اس کی گستاخانہ روش پر خاموش رہے۔ اس کا ایک باعث یہ بھی تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر پیشگوئی کی میعاد نہیں کھلی تھی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

نشان نمائی کے مطالبہ کے پیشِ نظر حضور نے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ سے خاص دعا فرمائی۔ تو اللہ جل شانہٗ کی طرف سے الہام ہوا۔

عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ لَهٗ نَصَبٌ وَعَذَابٌ۔

تذکرہ صفحہ ۲۲۹ (۱۹۶۹)

یعنی یہ ایک بے جان گوسالہ ہے۔ جس کے اندر ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے۔ جو اس کو ضرور مل کر رہے گا۔

اس کے بعد جب حضرت اقدس نے خدا تعالیٰ سے اس پر عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ فرمائی۔ تو خداوند کریم نے آپ پر ظاہر فرمایا۔

"آج کی تاریخ سے جو ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء ہے۔ چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب میں مبتلا ہو جائے گا۔"

(سراج منیر صفحہ ۱۵)

آپ کو اس کے متعلق ایک الہام یہ بھی ہوا۔

يُقْضٰى اَمْرُهٗ فِيْ سِتٍّ

(استغناء حاشیہ صفحہ ۱۱ تذکرہ ۲۳۰/۱۹۶۹)

چنانچہ آپ نے اسی تاریخ ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء کو بذر اشتہار لیکھرام کے متعلق یہ پیشگوئی فرمادی۔ اس کے صفحہ ۲-۳ پر یہ عبارت تھی جو قابل توجہ ہے۔

اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ تک آج کی تاریخ یعنی ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء سے کوئی ایسا عذاب جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت ہو۔ اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔ نازل نہ ہو۔ تو سمجھو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس روح سے یہ میرا تعلق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر سولی پر کھینچا جائے۔"

(استغناء صفحہ ۱)

مسجد نور فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں عید الاضحیہ کی تقریب سعید

مختلف اسلامی ممالک کے مسلمانوں کی شرکت۔ وسیع دعوت طعام کا انتظام

(مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی امام مسجد نور فرانکفورٹ مغربی جرمنی)

مورخہ ۷ر فروری بروز ہفتہ مسجد نور فرانکفورٹ میں عید الاضحیہ کے مبارک دن کا آغاز فجر کی نماز باجماعت کی ادائیگی سے ہوا جس میں شمولیت کے لئے بہت سے احباب مسجد میں تشریف لائے تھے۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد احباب تلاوت قرآن کریم ذکر الٰہی اور تکبیرات پڑھنے میں مشغول رہے نماز کی ادائیگی سے قبل ہی مسجد نمازیوں سے پُر ہو چکی تھی۔ حتیٰ کہ بیرونی دروازے تک احباب کو کھڑا ہونا پڑا۔

عید الاضحیہ کی تکبیرات پڑھنے میں اہل ترکی کا طریق ہمارے ہاں کے طریق سے مختلف ہے وہ بلند آواز سے اکٹھے ..... تکبیرات پڑھتے ہیں چنانچہ ترک مسلمانوں کی طرف سے نماز عید سے پہلے نصف گھنٹہ تک اسی انداز میں تکبیرات کا سلسلہ جاری رہا جس کے بعد وقت مقررہ پر نماز شروع ہوئی عید کے خطبہ میں خاکسار نے حج کی برکات اور مناسک حج کی فلاسفی کو بیان کرتے ہوئے روح ابراہیمیؑ اور جذبہ اسماعیلی کو دلوں میں اجاگر کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ خطبہ عید کے بعد سب حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کی اور انڈونیشیا سے مراکو تک کے مختلف اسلامی ممالک کے باشندوں نے اخوت و محبت کے جذبات سے لبریز ہو کر ایک دوسرے کو گلے مل کر عید کی مبارکباد پیش کی۔ احمدی خواتین کی تیار کردہ شیرینی کو سب نے بہت پسند کیا۔

نماز عید سے فارغ ہونے کے بعد مقامی مذبح خانہ میں جا کر سنتِ ابراہیمیؑ کے مطابق قربانی کے دو بکرے ذبح کئے گئے — اس موقع پر پہلی مرتبہ مقامی مسلمانوں کے بچوں کے ایک اجتماع کا بھی پروگرام تھا چنانچہ بعد دوپہر بہت سے والدین اپنے بچوں کو ہمراہ لے کر مسجد میں آئے اور بچوں کا یہ تربیتی، علمی اور تفریحی پروگرام تین گھنٹے تک جاری رہا۔ بعض بڑی عمر کے بچوں نے خانہ کعبہ واقعہ اسماعیلؑ اور اس تقریب سے متعلقہ دوسرے واقعات پر جو مضامین تیار کئے تھے وہ پڑھ کر سنائے۔ خانہ کعبہ اور حج کے رنگین سلائیڈز بچوں کو دکھائے گئے اور اس کے علاوہ ہلکی پھلکی کھیلوں کا تفریحی پروگرام بھی تھا۔ تمام بچوں نے نہایت شوق اور دلچسپی سے اس میں حصہ لیا اور والدین نے بھی اس کو بے حد سراہا اور نہایت ممنونیت کے جذبات کا اظہار کیا۔

اس روز کا آخری پروگرام دعوتِ طعام پر مشتمل تھا اس دعوت میں ڈیڑھ سو کے قریب مسلمان مردوں اور عورتوں نے شرکت کی خاکسار کی اہلیہ کی زیر نگرانی خواتین کی نشست کا علیحدہ انتظام تھا۔ قربانی کے دو جانوروں کے گوشت سے تیار کردہ پاکستانی طرز کے کھانوں کو سب مدعوین نے بہت پسند کیا۔

مسجد میں چہل پہل اور رونق کے ساتھ تمام حاضرین کے چہروں پر ایک دوسرے کو ملنے اور اس پاکیزہ ماحول میں شامل ہونے کی خوشی عیاں تھی کھانے کے بعد مناسک حج اور حرمین الشریفین کے رنگین سلائیڈز تمام حاضرین کو دکھائے گئے اور ہمارے نومسلم احمدی بھائی جناب ڈاکٹر محمد عبد الہادی کیوسی صاحب جنہیں حال ہی میں زیارت مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کا شرف حاصل ہوا نے ایک مختصر تقریر کے ذریعہ ان مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے نہایت ایمان افروز تاثرات بیان کئے۔ جس کے بعد آج کا پروگرام اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

اس موقع پر کئی احباب نے مسجد کیلئے چندہ پیش کیا اور اسی طرح ایک سو مارک کی رقم بطور امداد برائے سیلاب زدگان مشرقی پاکستان جمع ہوئی جو مقامی پاکستان کے سفارتخانے کو بذریعہ چیک بھجوا دی گئی۔ وما توفیقنا الا باللہ العظیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمعدار نعمت اللہ خان صاحب آف بگول کی وفات

جمعدار نعمت اللہ صاحب آف بگول طویل عرصہ کی بیماری کے بعد ۱۰/۲/۷۱ کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۸۰ یا ۹۰ سال کے درمیان تھی۔ ۱۹۰۲ء میں بیعت کرکے صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا۔ ۱۹۱۷ء میں وصیت کر دی۔ تقسیم ملک کے بعد آپ دارالتحصیل مانسہرہ آگئے۔ جہاں انہوں نے شادی کی ہوئی تھی۔ پھر مستقل سکونت مانسہرہ اختیار کر لی۔ آپ بہت ہی مخلص احمدی تھے۔ اور بڑے دعاگو تھے۔ مسنون دعائیں کثرت سے یاد تھیں۔ ہر دینی مسئلہ پر سیر حاصل بحث کر سکتے تھے۔ بڑے جوشیلے اور نڈر اور بہادر احمدی تھے۔ فوج میں ملازمت کے بعد ریٹائر ہوئے تھے۔ شعر و شاعری کا ملکہ بھی حاصل تھا۔ چندوں کی ادائیگی میں بہت مستعد تھے۔ تقسیم ملک کے بعد جب اُن کو پنشن کافی عرصہ بعد ملی تو رقم حاصل کرنے کے بعد بجائے گھر جانے کے سیدھے میرے گھر آئے میں گھر نہ تھا۔ ڈھونڈھا تلاش کے بعد مجھے پایا۔ اور چندوں کا حساب کرکے ایک معقول رقم ادا کی تب باقی رقم لے کر گھر تشریف لے گئے۔ میں ان دنوں سیکرٹری مال تھا۔ خود مالی مشکلات میں رہنے کے باوجود چندوں کو بشاشت قلبی کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ اکثر اوقات صدقہ کی رقوم بھی دیتے رہتے تھے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ کو کلیم میں ایک مکان ملا ہے اُسی مکان کے ایک حصہ کے سلسلہ میں کسٹوڈین نے تنازعہ پیدا کر دیا۔ جس پر وہ پریشان ہوگئے۔ لیکن وہ دعاؤں میں ایسے مشغول ہوئے کہ وہ تنازعہ خود بخود ہی ختم ہوگیا ۱۱/۲/۷۱ کو ان کی میت ربوہ پہنچائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی علالت کے باعث نماز جنازہ پڑھانے کا ارشاد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کو فرمایا۔ ۱۲/۲/۷۱ کو جمعہ تھا۔ نماز جمعہ کے معاً بعد جنازہ ربوہ کثیر نے پڑھا۔ اور بہشتی مقبرہ تک کافی تعداد میں احباب نے شرکت کی قطعہ صحابہ میں تدفین ہوئی۔ آخری دعا مولانا ابوالعطاء صاحب نے کرائی آپ کی یادگار دو لڑکے رانا کرامت اللہ خان رانا سلامت اللہ خان اور دو لڑکیاں اور ایک بیوہ ہیں۔

بہ سلسلہ ملازمت عرب میں رہنے کے باعث عربی زبان پر بھی عبور حاصل تھا۔ آپ قادیان کے سکول میں کافی عرصہ ڈرل ماسٹر بھی رہ چکے تھے۔ حلقہ تعارف بڑا وسیع تھا۔

بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو باہمی محبت اور اتفاق سے رہنے کی توفیق ملے۔ آمین ثم آمین

خاکسار محمد عرفان اپیل نویس مانسہرہ
امیر صوبہ سرحد

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ کی بیسویں سالانہ کھیلیں

ڈائریکٹریس سپورٹس پنجاب یونیورسٹی کی تشریف آوری

جامعہ نصرت کی سالانہ کھیلیں مورخہ ۲۷ فروری بروز ہفتہ انعقاد پذیر ہوئیں۔ کالج کی اس اہم تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا رسم پرچم کشائی کے بعد محترمہ رضیہ اعظم علی بیگ صاحبہ ڈائریکٹریس سپورٹس پنجاب یونیورسٹی نے کھیلوں کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔ موسم کی خرابی کے باوجود حسب پروگرام کھیلیں جاری رہیں۔ کھیلوں کے اختتام پر محترمہ موصوفہ نے جیتنے والی کھلاڑی طالبات میں انعامات تقسیم فرمائے۔

امۃ اللطیف بٹ ایف اے سال دوم کو سال رواں کی بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا ٹرافی ایف اے سال دوم نے حاصل کی۔

تقسیم انعامات کے بعد آپ نے طالبات سے خطاب فرمایا اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی نیز اس امید کا اظہار فرمایا کہ یہ ادارہ محترمہ ڈائریکٹریس صاحبہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی زیر نگرانی آئندہ بھی بہترین نتائج اور نمایاں ترقیات کا حامل رہے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہر تعلیمی ادارے میں دوران سال دو تقریبات زیادہ دلچسپ ہوتی ہیں۔ ایک کانووکیشن اور دوسری سپورٹس۔ سپورٹس کی تقریب بہت ہلکی پھلکی اور پُر لطف تقریب ہوتی ہے تمام طالبات بڑے جوش و خروش سے حصہ لیتی ہیں۔ آپ نے طالبات کو ہنوٹ اور شہری دفاع کی تربیت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا ہنوٹ خاص طور پر مشرقی فن ہے اس کے سیکھنے سے عورت اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کر سکتی ہے اور شہری دفاع کی تربیت ملک کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر بے حد لازمی ہے۔ آپ نے مکرمہ حمیدہ بانو خلجی صاحبہ ڈی پی سے فرمایا کہ عنقریب وہ تمام کالجوں میں ڈی پی کو ہنوٹ کی تربیت دینے کا انتظام کریں گی تاکہ طالبات بھی اس فن کو سیکھ سکیں۔

خطاب کے اختتام پر آپ نے مکرمہ محترمہ ڈائریکٹریس صاحبہ، پرنسپل صاحبہ اور ڈی پی کا شکریہ ادا کیا۔ آپ کے ہمراہ محترمہ مس وحید روشن صاحبہ ہیڈ مسٹرس سردار محمد گرلز ہائی سکول لاہور بھی تھیں جو حافظ قرآن شاعرہ اور ادیبہ ہیں۔ آپ وقتاً فوقتاً حاضرین کو اپنے کلام سے محظوظ فرماتی رہیں۔ بارش اور موسم کی خرابی کے باوجود . . . . حضرت سیدہ ام متین صاحبہ۔ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا حمید احمد صاحب صدر ایسوسی ایشن والدین و اساتذہ تمام وقت موجود رہیں اور تمام پروگرام نہایت دلچسپی سے دیکھتی رہیں۔ ساتھ ساتھ طالبات کی حوصلہ افزائی فرماتی رہیں۔

یہ پر لطف تقریب ۵ بجے شام ۲

۲ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی بعدہٗ مکرمہ محترمہ بیگم رضیہ اعظم علی بیگ صاحبہ لاہور تشریف لے گئیں۔

(انچارج سپورٹس جامعہ نصرت ربوہ)

لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ پیشگوئی مصلح موعود

مورخہ ۲۰ فروری بروز اتوار لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر انتظام پیشگوئی مصلح موعود کا جلسہ زیر صدارت مکرمہ و محترمہ بیگم بشیر صاحبہ ٹھیک دس بجے شروع ہوا صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ لاہور نے دعا کروائی اور اس طرح جلسہ کا آغاز ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد عاجزہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ سنائے۔

محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ لاہور نے بڑے مؤثر پیرایہ میں خطاب فرمایا۔ آپ نے پیشگوئی مصلح موعود اور اس کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد بشریٰ محسن و سعیدہ قمر و ناصرہ عزیز و شاہدہ چوہدری نے مختلف پیرایہ میں پیشگوئی مصلح موعود پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس شان سے پیشگوئی مصلح موعود پوری ہوئی۔ رضیہ سمیع صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا رؤیا دربارہ مصلح موعود سنایا۔ ناصرات الاحمدیہ کی دو بچیوں نے بھی بہت اچھی تقاریر کیں۔ جلسہ کے دوران متعدد نظمیں پڑھی گئیں۔

آخر میں مکرمہ و محترمہ بیگم بشیر صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان فرماتے ہوئے حضورؓ کے عظیم کارہائے نمایاں بیان فرمائے۔ آپ نے خواتین سے اپیل کی کہ وہ حضرت مصلح موعود کے ارشادات کی روشنی میں زندگی بسر کریں۔

آخر میں صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ صدر لجنہ لاہور نے دعا کروائی اور جلسہ کی کارروائی دو گھنٹے جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

موسم کی خرابی کے باوجود حاضری خوشکن تھی۔

فہمیدہ لطیف
سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ اماء اللہ لاہور

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہے۔ عنقریب ریڑھ کی ہڈی کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد رشید از لاہور)

انسانی بدن کی حیرت ناک مشین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان تمام مخلوقات میں بہترین اور کامل ترین مخلوق (اشرف المخلوقات) ہے اور انسانی بدن کی مشین قدرت کی کاریگری کا سب سے زیادہ عجیب و غریب اور پیچیدہ ترنمونہ ہے۔ اس مشین کے سب پرزے اپنے اپنے کاموں کے لئے خاص وضع رکھتے ہیں اور حالت تن درستی اور مناسب حالات میں اپنے اپنے فرائض نہائت خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کرتے رہتے ہیں۔

ایک گھڑی ساز پہلے گھڑی کے پرزوں کی واقفیت حاصل کرتا ہے۔ ان کے نام مقام اور کام کو جانتا پہچانتا ہے اور پھر ضرورت کے وقت ان کے بگاڑ کو درست کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کا بھی فرض ہے کہ اپنے بدن کے کل پرزوں اور ان کے کاموں سے واقف ہوں تاکہ خدا نخواستہ اگر کبھی جسمانی مشین میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس کی مرمت میں آسانی ہو۔

ہمارا بدن گوشت پوست اور ہڈیوں سے بنا ہوا ہے یہ قدرت کی عجیب کاریگری ہے کہ ہمارے بدن کے بیرونی چکنے پوست اور نرم لوچ دار گوشت کے نیچے سخت اور مضبوط ہڈیوں کا ڈھانچہ ہے یہ ڈھانچہ بدن کا سہارا ہے اور سارا بوجھ سنبھالتا ہے۔ بدن کے اندرونی نرم حصوں کو ان کی صحیح جگہ پر قائم اور دباؤ یا چوٹ سے محفوظ رکھتا ہے۔ ڈھانچے کی ہڈیاں ضرورت کے لحاظ سے کہیں لمبی کہیں گول موٹی اور چھوٹی اور کہیں پتلی چپٹی یا چوڑی کا چھکلی ہوتی ہیں۔ ہڈیوں میں کہیں جوڑ ہوتے ہیں جن کی مدد سے ہم ہاتھ پیر موڑ یا پھیلا سکتے ہیں چل پھر سکتے ہیں۔ اور بدن کو ہلا جلا سکتے ہیں۔ ڈھانچے کی سب ہڈیوں کی تعداد ۲۴۶ ہے۔

ڈھانچے کی تصویر کو غور سے دیکھئے تو اس میں ہڈیوں کی ایک خاص اور حیرت ناک ترتیب نظر آئے گی۔ درمیانی یا دھڑ کے حصے میں پیٹھ کی طرف بیچوں بیچ میں ایک لمبا ستون یا کھمبا ہے جو پورے ڈھانچے کو سنبھالے ہوئے ہے۔ یہ ریڑھ کی ۲۶ گول حلقے دار موٹی موٹی چھوٹی ہڈیوں (مہروں) سے بنتا ہے جو تسبیح کے دانوں کی طرح پروئی ہوئی تلے اوپر رکھی ہوئی ہیں اور جن کے بیچ میں ایک سوراخ یا نالی ہے جس میں حرام مغز کی سفید ڈوری محفوظ رہتی ہے۔ یہ ڈوری اوپر جاکر دماغ سے مل جاتی ہے اور اس سخت ستون کے سرے پر سر یعنی کھوپڑی قائم رہتی ہے۔ اور نیچے کے سرے پر دُمچی کی ہڈی ہے۔ ریڑھ کے اس ستون میں چار خم ہوتے ہیں۔ اس کے چھوٹے چھوٹے بہت سے مہرے میں یہ حکمت ہے کہ ان کے درمیان میں کئی جوڑ موجود ہیں جن کی وجہ سے ہم پیٹھ کو آسانی جھکا سکتے ہیں اور ستون پر پھر زیادہ زور بھی نہیں پڑنے پاتا۔

سر کی بالائی پیالے نما چپٹی ہڈیوں کے باہم ملنے سے گویا ایک صندوق بن جاتا ہے جس کے اندر دماغ محفوظ رہتا ہے۔ (صندوقِ دماغ) کھوپڑی کے سامنے اور نیچے ہڈیوں سے چہرہ اور جبڑے بنتے ہیں۔

سینے کے حصے میں ریڑھ سے دائیں بائیں بارہ بارہ پتلی خم دار ہڈیاں پیچھے سے آگے کی طرف کمان کی طرح پھیل کر پسلیاں بناتی ہیں ان کے سرے سامنے کی طرف سینے کی ایک موٹی چپٹی لمبی ہڈی (قص) کے ساتھ پیوست ہو کر گویا ایک پنجرا بنا دیتی ہیں جس کے اندر دل اور پھیپھڑے مضبوط رہتے ہیں پسلیاں نرم اور لچکدار ہوتی ہیں جس سے سینے کے پھیلنے اور سانس کے آنے جانے میں آسانی ہوتی ہے

نیچے بڑھ کر ریڑھ کا ستون کولہے کی حوض نما ہڈیوں کو سہارتا ہے اور اس حوض کے دونوں طرف ٹانگوں کی لمبی ہڈیاں لگی ہوئی ہیں جس سے کولہے کا جوڑ بنتا ہے۔

اوپر دونوں طرف بازوؤں کی لمبی ہڈیاں پیچھے کندھوں کی چوڑی چپٹی پتلی ہڈی (عظیم الکتف) سے اور سامنے ہنسلی کی ہڈی (ترقوہ) سے لگی ہوئی ہیں جس سے کندھے کا جوڑ بنتا ہے

بازو ہاتھ اور ران اور پنڈلی کی لمبی ہڈیاں ٹھوس نہیں ہوتیں بلکہ ان کے اندر ایک نالی ہوتی ہے جس میں گودا بھرا ہوتا ہے جو ان کو خون کی غذا پہنچاتا ہے اس نالی کی موجودگی سے یہ ہڈیاں کمزور نہیں بلکہ زیادہ مضبوط ہوتی ہیں۔ اوپر کی تہہ سخت اندرونی تہہ اسفنج کی طرح جالی دار ہوتی ہے جس سے یہ زیادہ مضبوط بن جاتی ہیں

ہڈیوں کے جوڑ بھی حیرتناک ہوتے ہیں جوڑوں میں ایک ہڈی پر پھسل کر حرکت کر سکتی ہے۔ یہاں ہڈیوں کے سرے نہائیت چکنے ہوتے ہیں اور انہیں ایک چپ چپی رطوبت چکنا کر کے تر رکھتی ہے بعض جوڑ (مثلاً کہنی کے جوڑ) نرمادگی دار ہوتے ہیں اور بعض (مثلاً کندھے اور کولہے کے جوڑ) میں ایک ہڈی کا سرا گول گیند نما ہوتا ہے جو دوسری ہڈی کی پیالی نما گڑھے کے اندر گھوم کر حرکت کرتا رہتا ہے۔

چھوٹے بچوں کی ہڈیاں شروع میں نرم ہوتی ہیں اور دباؤ یا چوٹ سے (ہری ڈالی کی طرح) جلد جھک کر ٹیڑھی ہو سکتی ہیں۔ مگر بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ ہڈی میں چونے کا جماؤ زیادہ ہونے سے سختی اور مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔ ماخوذ

دورِ ثانی کے واقفین عارضی کے لئے تحریک دعا

۵

۱۹۶۹	مکرم قاضی نذر محمد صاحب چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ
۱۹۷۰	" محمد ابراہیم صاحب طعز ربوہ
۱۹۷۱	" ملک پرویز احمد صاحب کراچی
۱۹۷۲	" امام علی صاحب مونگ ضلع گجرات
۱۹۷۳	" فتح محمد صاحب " "
۱۹۷۴	" محمد اعظم صاحب نواں شہر ضلع ہزارہ
۱۹۷۵	" محمد بشیر صاحب چغتائی کراچی
۱۹۷۶	" لال الدین صاحب کرونڈی ضلع خیرپور
۱۹۷۷	" مولانا ظہور حسین صاحب ربوہ
۱۹۷۸	" عبدالکریم صاحب شاد چک ۲۷ الف ضلع تھرپارکر
۱۹۷۹	" خیرات علی صاحب ڈھنڈی ضلع رحیم یار خان
۱۹۸۰	" نذیر احمد صاحب گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ
۱۹۸۱	" شیخ محمد صدیق صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ
۱۹۸۲	" محمد صادق صاحب چک ۱۸ بہوڑو "
۱۹۸۳	" خورشید احمد صاحب چک ۷۹ نواں کوٹ " "
۱۹۸۴	" چوہدری نصر اللہ خان صاحب " " " "
۱۹۸۵	" منور احمد صاحب خادم بہاولپور
۱۹۸۶	" سید انور احمد صاحب شریفی "
۱۹۸۷	" محمد یعقوب صاحب چک ۱۲۲ گ ب گوکھووال ضلع لائل پور
۱۹۸۸	" عبدالرحمٰن صاحب کراچی
۱۹۸۹	" رحیم بخش صاحب سرگودہا
۱۹۹۰	" شیخ رشید احمد صاحب ربوہ
۱۹۹۱	" بشیر الدین صاحب کمال بہاولپور
۱۹۹۲	" محمد الدین صاحب چک ۷۹ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ
۱۹۹۳	" مستری فضل دین صاحب " " " "
۱۹۹۴	" مستری اللہ رکھا صاحب کرتو " "
۱۹۹۵	" منشی محمد الدین صاحب چوڑا سگھر " "
۱۹۹۶	" عبدالرشید صاحب " " "
۱۹۹۷	" رائے عبدالقدیر صاحب شیخوپورہ شہر
۱۹۹۸	" محمد دانیال صاحب کراچی
۱۹۹۹	" ظفر اللہ خان صاحب شاکر کراچی
۲۰۰۰	" منشی رحمت اللہ صاحب چک ۹ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور

وقفِ جدید کے بقایا جات ۱۹۷۰ء کی وصولی سے معین طور پر مطلع فرماویں

بعض جماعتیں اور افراد بھی وقف جدید کے سال رواں کے لئے اپنا چندہ بھیج رہے ہیں مگر یہ واضح نہیں ہوتا کہ جو رقوم انہوں نے ارسال کی ہیں ان میں بقایا جات ۱۹۷۰ء کی کتنی رقم ہے اور سال رواں یعنی ۱۹۷۱ء کے چندے کی کتنی رقم ہے؟

حساب اور اندراجات کی درستی کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ رقم بھیجتے وقت خاص طور پر یہ تعین کی جائے کہ اس میں بقایا اور الحاق کی کتنی رقم ہے اور نئے سال کا کتنا چندہ ہے۔ اور گذشتہ سال کا کتنا چندہ۔

امید ہے کہ سیکرٹری صاحبان مال اور دیگر عہدیدار حضرات اس کا خاص خیال رکھیں گے۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستانی طیاروں پر پابندی کا مسئلہ

اسلام آباد ۵ مارچ۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ بھارت نے پاکستانی طیاروں پر اپنے علاقہ سے گزرنے پر جو پابندی عائد کی ہے اس کے خلاف شہری ہوا بازی کی بین الاقوامی تنظیم میں مقدمہ دائر کر دیا گیا ہے اور پاکستان کا چارج دی دفتہ اٹارنی جنرل مسٹر شریف الدین پیرزادہ کی قیادت میں کل کراچی سے کینیڈا روانہ ہو گیا ہے۔ جہاں وہ پاکستان کا موقف پیش کرے گا۔

پاکستان اور بھارت میں دشمنی کا اعتراف

اسلام آباد ۵ مارچ۔ صدر نکسن نے امریکی حکومت کی پالیسی کے بارے میں گزشتہ روز جو بیان دیا تھا پاکستان کو اس کا سرکاری متن مل گیا ہے صدر نکسن نے اس بیان میں پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کے بارے میں جو الفاظ کہے تھے ان پر غور کیا جا رہا ہے سیاسی مبصروں نے کہا ہے کہ پاک ہند تعلقات کے بارے میں صدر نکسن نے دشمنی کا جو لفظ استعمال کیا تھا وہ اہم معلوم ہوتا ہے۔ اس لفظ کی موجودگی کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان دشمنی موجود ہے اور اسے ختم کرنے کی ضرورت ہے تاہم ان ذرائع نے اس حقیقت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ صدر نکسن نے یہ نہیں بتایا کہ کشمیر اور فرخا بند جیسے بنیادی جھگڑوں کے تصفیہ کے بغیر دونوں ملکوں کی دشمنی کو کس طرح ختم کریں گے۔

علی گڑھ میں مسلم کش فسادات

نئی دہلی ۵ مارچ۔ علی گڑھ میں مسلم کش فسادات کے دوران ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۰ تک پہنچ گئی ہے شہر میں فسادات پر قابو پانے کے لئے کرفیو نافذ کر دیا گیا اور علی گڑھ میں لوک سبھا کے انتخابات کے لئے پولنگ ملتوی کر دیا گیا ہے شہر میں فوج گشت کر رہی ہے فسادات کے دوران ۵۰ مسلمانوں کو زخمی کر دیا گیا اور ہندو غنڈوں نے مسلمانوں کے مکانات اور دکانوں کو آگ لگا دی۔ پولیس نے ہنگامہ کرنے کے الزام میں ۵۰ افراد کو گرفتار کر لیا ہے کرفیو کے اوقات میں مزید آٹھ گھنٹے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

بھارتی انتخابات کے دوران سیاسی تصادم

نئی دہلی ۵ مارچ۔ جب سے لوک سبھا کے انتخابات شروع ہوئے مختلف پارٹیوں کے سیاسی تصادم میں چالیس افراد ہلاک اور پانچ سو سے زیادہ مجروح ہو چکے ہیں ان میں سے ۲۳ افراد صرف مغربی بنگال میں ہلاک ہوئے ہیں۔ مغربی بنگال میں جو خون ریزی ہو رہی ہے اس کی مثال کوئی دوسرا صوبہ پیش نہیں کر سکتا۔

خلیج فارس کی ریاستوں کو عراق کا مشورہ

بغداد ۵ مارچ۔ بغداد ریڈیو نے مطالبہ کیا ہے کہ برطانوی فوجوں کو خلیج فارس کے علاقہ سے جلد نکل جانا چاہیئے بغداد ریڈیو کے مطابق حکومت عراق نے خلیج فارس کی نو چھوٹی ریاستوں کے نام ایک ہی نوعیت کے مراسلے بھیج کر انہیں مشورہ دیا ہے کہ برطانیہ نے نیا معاہدہ کرنے کے سلسلہ میں جو پیشکش کی ہے اسے رد کر دیں کیونکہ برطانیہ انہیں ایسے نئے جال میں پھانسنا چاہتا ہے۔ اس اثناء میں تہران ریڈیو نے برطانیہ کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے کہ ۱۹۷۱ء کے آخر تک برطانوی فوجیں خلیج فارس کے علاقہ سے نکل جائیں گے۔

دو ہزار سال قدیم گرجے کی دریافت

یروشلم ۵ مارچ۔ یونان کے ایک ماہر آثار قدیمہ مسٹر اتھاناسائس اکانومو پولس نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے اس گرجے کے آثار دریافت کر لئے ہیں جہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھایا گیا انہیں دفن کیا گیا اور جہاں سے وہ دوبارہ جی اٹھے۔ مسٹر اتھاناسائس نے کہا ہے کہ وہ دریافت شدہ آثار ۳۳۵ عیسوی کے ہیں اور اس گرجے کے ہیں جسے قسطنطین اعظم کی والدہ ملکہ ہیلینا نے تعمیر کرایا تھا۔

وارسا ۵ مارچ۔ پولینڈ نے امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ اس نے ہند چینی میں جنگی کارروائیوں میں جو توسیع کر رکھی ہے اس کے نتائج خطرناک ہو سکتے ہیں۔

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت
اور صفائی کے لئے
بہترین سرمہ
جو متعدد جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے
بچوں بڑوں سب کے لئے مفید ہے
قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور معجزہ روزگار
سرمہ
آنکھوں کی بیشتر امراض
خارش، پانی بہنا، موتیا بند
ککرے وغیرہ کے لئے
لاجواب تحفہ
قیمت فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار۔ ربوہ۔ فون ۳۸

بالکل نیا تحفہ
کاجل نورِ بصیر
تیار کردہ
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

لجنات توجہ فرمائیں

سال رواں (۷۰-۷۱) کی پہلی سہ ماہی میں چندہ ممبری کی آمد بہت کم ہے اس سلسلہ میں بعض لجنات کو فرداً فرداً اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔ چندہ ممبری کے علاوہ چندہ اجتماع تحریک خاص اور سائنس بلاک کی طرف بھی توجہ دی جائے (سیکرٹری مال لجنہ)

دعائے مغفرت

مکرم محمد اسعد صاحب پسر میاں عزیز محمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چیچہ وطنی ایک طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲۸ فروری کو رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تدفین مقامی قبرستان میں عمل میں لائی گئی۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ درجات بلند کرے؛ ان کے بیوی بچوں کا خود کفیل ہو اور بوڑھے والد کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(غلام محی الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چیچہ وطنی)

میری بیوی مسماۃ سردار بیگم موصیہ ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے ۱۹/۲ کو رات کے گیارہ بجے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کا جنازہ ۲۱/۲ کو بذریعہ خیبر ایکسپریس ربوہ لایا گیا۔ اور اسی روز ۱۰-۱/۲ بجے شب مرحومہ کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ بعد نماز عشاء محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔

مرحومہ کی اولاد میں ۵ لڑکے اور ۲ لڑکیاں ہیں جن میں سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعا کی جاوے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(جمعدار غلام رسول۔ ڈرگ کالونی۔ کراچی)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے چھوٹے بھائی چوہدری ادریس احمد صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(امۃ المتین احمد لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ)

۲۔ میری اہلیہ کا دایاں بازو مورخہ ۲۲ فروری کو ایک حادثہ کے نتیجہ میں ٹوٹ گیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خواجہ محمد عبد اللہ خواجہ جنرل سٹور راولپنڈی)

۳۔ میری والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے درد پتہ و جگر معدہ کی بیماریوں کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ کمزوری بھی زیادہ ہو گئی ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل وعاجل شفا عطا فرمائے آمین۔ (محمد ارشد دینس چک ۳۷ ضلع شیخوپورہ)

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ تبلیغ (فروری) کا چندہ جلد مرکز کو ارسال کریں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہرحال نمازِ باجماعت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے

جو لوگ معمولی عذرات پر نماز باجماعت ترک کر دیتے ہیں انہیں روحانی نابینائی لاحق ہوتی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ البقرۃ کی آیت فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهٗ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں اس آیت سے یقینی طور پر یہ استدلال ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام میں نماز باجماعت کو نہایت ضروری قرار دیا ہے کیونکہ اس نے فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فرمایا ہے فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ نہیں فرمایا۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ باقی سارے مسلمانوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اقتدائے نماز میں شامل ہونا تھا سوائے منافقوں کے جو دل سے ساتھ نہیں ہوتے اور عمل میں بھی پیچھے رہتے ہیں اور جن کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو عشاء اور فجر کی نمازوں میں نہیں آتے میرا جی چاہتا ہے کہ میں اُن کے گھروں کو جلا کر راکھ کر دوں۔ پس چونکہ تمام مومنوں نے نماز میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی شریک ہو جانا تھا اس لئے ان کا علیحدہ ذکر کرنے کی بجائے صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے کہہ دیا گیا کہ آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں بہرحال نماز باجماعت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے متعلق اس قدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک نابینا شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری آنکھیں نہیں اور راستہ میں لوگ پتھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں جن سے مجھے ٹھوکریں لگتی ہیں کیا میں گھر پر نماز پڑھ لیا کروں؟۔ پرانے زمانہ میں لوگ دیواروں کے ساتھ ساتھ پتھر رکھ دیا کرتے تھے تاکہ مکان بارش کے پانی سے محفوظ رہیں۔ اور دیواریں خراب نہ ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے اجازت تو دے دی۔ لیکن پھر فرمایا کیا تمہارے مکان تک اذان کی آواز آتی ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ آتی ہے۔ آپ نے فرمایا پھر جس طرح بھی ہو مسجد میں آیا کرو مگر آج کل ان لوگوں کے سامنے جو اذان کی آواز سُن کر بھی مسجد میں نہیں آتے کون سے پتھر پڑے ہوئے ہیں کہ وہ گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں یا انہیں کونسی نابینائی لاحق ہوتی ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز کے لئے نہیں آتے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو ایک اندھے شخص کو بھی جو ٹھوکریں کھا کھا کر گرتا تھا اس بات کی اجازت نہیں دی تھی کہ وہ گھر پر نماز پڑھ لے مگر آج کل لوگ معمولی معمولی عذرات کی بناء پر باجماعت نماز کو ترک کر دیتے ہیں اور اس طرح اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ انہیں روحانی نابینائی لاحق ہے غرض

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کہہ کر اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ امامت کے متعلق احکام صرف ایک شخص کو دینے کافی ہیں۔ کیونکہ باقی سارے مسلمان اس کے ساتھ باجماعت نماز پڑھیں گے۔ اور اس طرح وہ سارے کے سارے نماز میں شامل ہو جائیں گے اگر کوئی کہے کہ پھر دوسری جگہ جمع کا صیغہ کیوں استعمال کیا گیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہاں دنیا بھر کے امام مخاطب ہیں جو ممکن ہے دس لاکھ یا دس کروڑ ہوں۔ اور اُن کی متابعت میں تمام مسلمانوں پر وہ حکم حاوی ہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۳۹، ۲۴۰)

اعلانِ تعطیل

۸ر مارچ کو یوم عاشورہ کی وجہ سے ملک بھر میں عام تعطیل ہے اس لئے ۹ر مارچ کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل)

واقفین عارضی بعد ریٹائرمنٹ کے امتحان کے متعلق ضروری اعلان

امتحان انشاء اللہ تعالےٰ ۱۱ر شہادت ۱۳۵۰ ہش (مطابق ۱۱ر اپریل ۱۹۷۱ء) کو منعقد ہوگا

قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا کہ واقفین بعد ریٹائرمنٹ کا دوسرے سال کا امتحان ۲۸ر امان کو ہوگا لیکن چونکہ مجلس مشاورت کا انعقاد ۲۶-۲۷-۲۸ امان کو ہو رہا ہے اس لئے یہ امتحان مزید کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے اب یہ امتحان انشاء اللہ تعالےٰ ۱۱ر شہادت ۱۳۵۰ھ (۱۱ر اپریل ۱۹۷۱ء) بروز اتوار منعقد ہوگا۔ واقفین تیاری کرلیں۔ نصاب بغرض اطلاع دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔

۱۔ قرآن کریم

ا: تفسیر کبیر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ یونس تا کہف

ب: آخری پارہ کے مشکل الفاظ کا حل لغات کا پیوں پر درج کرنا۔

ج: آیت خاتم النبیین کی تفسیر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں مذکور ہے

د: آخری پارہ کا آخری ربع حفظ کرنا۔

۲۔ علم کلام

ا: کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے

(۱) نزول المسیح (۲) چشمہ معرفت (۳) حقیقۃ الوحی

ب: ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل و جلد دوم

ج: تفہیمات ربانیہ از ابوالعطاء (اعتراضات کے جوابات کے لئے)

۳۔ عربی نصاب:

ا: خلاصۃ النحو از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ

ب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان"

ج: عربی بول چال کے دس ابتدائی اسباق۔

ابوالعطاء

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ وقف عارضی)

آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

چھٹا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام اپنی شاندار روایات کے ساتھ مورخہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ر مارچ ۱۹۷۱ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کی نامور ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ مغربی پاکستان کے کالجوں کی ٹیمیں بھی شامل ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ

(محمد اعظم اکسیر سیکرٹری ٹورنامنٹ ربوہ)

گھانا میں ہسپتال کا افتتاح (بقیہ صفحہ اول)

انتظامات دکھائے گئے۔

اس موقع پر چار سو سیڈیز عطیہ کے طور پر جمع ہوئے سٹیٹ کی طرف سے ہسپتال کے لئے مزید آٹھ سو سیڈیز امداد کا وعدہ کیا گیا۔ پریس اور ریڈیو کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے انہوں نے شائع اور نشر کرنے کی غرض سے انٹرویو بھی لیا

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی اس نئی کوشش میں برکت ڈالے اور اس خدمت کو قبول فرماتے ہوئے اسلام کے حق میں اس کے نہایت شاندار نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

(۱) میری خوشدامن صاحبہ کی صحت خراب رہتی ہے احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبدالرشید نعیم سرشمیری)

(۲) میرے بڑے بھائی مکرم ظہیر الدین صاحب چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد امین۔ دار الخیر جنرل سٹور۔ رحمت بازار ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴